مولانا مفتی منیب الرحمٰن / سبوخ سید

یادِ رفتگاں

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدیؒ

۴؍فروری ۲۰۱۶ء جمعۃ المبارک کی شب کو آفتاب علم غروب ہوگیا۔ اردو کا محاورہ ہے ''اک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے''، لیکن یہ آفتاب علم تو غروب ہوگیا، مگر تفسیر تبیان القرآن، تفسیر تبیان الفرقان، شرح صحیح مسلم اور نعمۃ الباری یعنی علوم قرآن وحدیث کے فیضان کی صورت میں اپنا نور پیچھے چھوڑ گیا ہے جو ان شاء اللہ العزیز آنے والی صدیوں تک تشنگان علم کو فیض یاب کرتا رہے گا۔

فارسی کا مقولہ ہے ''ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است''، یعنی ہر پھول کی اپنی اپنی خوشبو ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر شخص کا استحقاق ہے کہ وہ علم کی دنیا میں جسے چاہے اپنا آئیڈیل قرار دے، کیونکہ ہر شخص کی پسند وناپسند، ترجیحات اور معیارات اپنے اپنے ہوتے ہیں۔ میری دیانت دارانہ رائے کے مطابق اردو بولنے، لکھنے اور پڑھنے جانے والے ہمارے اس خطے میں تفسیر وحدیث کے میدان میں جتنا کام علامہ غلام رسول سعیدی نے تیس سال میں کیا ہے، گزشتہ نصف صدی میں اتنا تحقیقی، وقیع اور علمی کام کسی اور کا نظر نہیں آتا۔ ہمیں تسلیم ہے کہ ہر دور میں اصحاب علم اپنے اپنے حصے کا کام کرتے ہوئے گئے ہیں اور ہر صاحب علم کے کام میں ان کے منہج اور مزاج کے اعتبار سے کوئی نہ کوئی تفرد، تفوق اور امتیاز ضرور ہوتا ہے، لہٰذا یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ کسی ایک صاحب کمال کی تحسین وتعریف سے دوسروں کی نفی یا ان پر تنقید یا ان کی تنقیص مقصود نہیں ہوتی، صرف ایک حقیقت واقعی کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

اردو زبان میں علامہ صاحب کی تفسیر تبیان القرآن سب سے مبسوط، مفصل اور مدلل تفسیر ہے۔ آج کی تاریخ تک یہ اردو زبان کی واحد تفسیر ہے کہ جس میں تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کو بالترتیب درجہ اولیٰ اور ثانیہ میں رکھا گیا ہے۔ اس کے بعد آثار صحابہ وتابعین، پھر ائمہ مجتہدین کے اجتہادات وآرا کو ترجیح دی گئی ہے۔ جدید تحقیقی، طبی اور سائنسی تحقیقات کے بھی آپ نے دوران تفسیر حوالے دیے ہیں۔ تمام احادیث اصل مآخذ کے حوالہ جات اور رقم الحدیث کے ساتھ درج ہیں اور یہ سارا کام انھوں نے اپنی علمی ریاضت اور مشقت سے (Manually) کیا ہے، انھیں کمپیوٹر تک رسائی (Access) نہیں تھی۔ صحیح بخاری کی احادیث کی ترقیم (Numbering) اور ان احادیث کے دیگر کتب حدیث میں حوالہ جات کے ساتھ جدید صحیح بخاری ابھی بیروت سے چھپ کر نہیں آئی تھی کہ آپ نے اپنے زیر تربیت طلبہ کے ذریعے نہ صرف صحیح بخاری بلکہ بعض دیگر کتب احادیث کی ترقیم خود کرائی۔ آپ کی دیگر تصانیف میں

تذکرۃ المحدثین، مقالات سعیدی، توضیح البیان، مقام ولایت ونبوت، تاریخ نجد وحجاز، ذکر بالجہر اور متعدد دیگر وقیع کتب شامل ہیں۔

آپ کی تفاسیر اور شروح حدیث میں جابجا ایسی معرکۃ الآرا علمی وتحقیقی ابحاث شامل ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کو مستقل رسائل کی صورت میں ایڈٹ کر کے طبع کرایا جا سکتا ہے اور ہم ان کے نام سے منسوب ''سعید ملت فاؤنڈیشن'' کے نام سے ایک علمی، تحقیقی اور تصنیفی ادارہ قائم کرنے کی تدبیر کر رہے ہیں۔ وسائل کی دست یابی کی صورت میں ان شاء اللہ العزیز اس کام کو منظم، مربوط اور خوب صورت انداز میں سامنے لانے کی سعی کی جائے گی۔

حضرت کا جنازہ پاکستان کے بڑے تاریخی، منظم اور علمی وروحانی شکوہ سے بھرپور جنازوں میں سے ایک تھا۔ مجھے سیکڑوں علماو مشائخ اور لاکھوں عوام کی موجودگی میں ٹی گراؤنڈ فیڈرل بی ایریا کراچی میں آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی تدفین جامع مسجد اقصیٰ کے احاطے میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی بے پایاں مغفرت سے نوازے اور آپ کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مقبولہ اور قربت نصیب ہو اور رب کریم آپ کے درجات کو بلند اور آپ کی گراں قدر دینی خدمت کو تا قیامت صدقہ جاریہ فرمائے۔

(مولانا مفتی منیب الرحمٰن، بشکریہ روزنامہ ''دنیا'')

شیخ الحدیث حضرت مولانا صدیق احمدؒ

گذشتہ برس بہاؤالدین زکریا یونی ورسٹی ملتان میں ماس کمیونی کیشن میں ایم فل کے لیے داخلہ لیا تو ملتان جانا ہوا۔ ہفتہ اور اتوار کلاس ہوتی تھی۔ ایک روز جامعہ خیر المدارس کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری برادر بزرگوار محترم قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کو فون کیا کہ ملتان میں ہوں، ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کراچی ہیں، لیکن حکم دیا کہ ''آپ کو ہر صورت خیر المدارس جانا ہے''۔ ہم حکم کی تعمیل میں جامعہ خیر المدارس گئے اور رات وہیں قیام کیا۔

خیر المدارس ملتان شیخ الحدیث مولانا خواجہ خیر محمد جالندھری کا لگایا ہوا پودا ہے جس کے سایے میں ہمہ وقت قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں گونجتی ہیں۔ والد محترم نے کچھ عرصہ خیر المدارس میں پڑھا تھا۔ جامعہ کے ناظم حضرت مولانا نجم الحق صاحب نے مدرسے کا دورہ کرایا۔ وہ خود ایک باکمال شخصیت ہیں۔ میری خواہش تھی کہ میں ان کے حوالے سے ایک مضمون لکھوں۔ پاکستان میں وہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے خودکش حملوں کے خلاف ۲۰۰۴ء میں تحقیقی مقالہ لکھا۔ یہ مقالہ عالمی فورمز پر پڑھا گیا۔ آج لوگ اس مقالے سے اپنے مقالے تیار کرتے ہیں، لیکن انہیں اس وقت اچھا نہیں کہا گیا۔ جامعہ خیر المدارس کا بہت خوبصورت اور صاف ستھرا ماحول دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔ اساتذہ سے ملے۔ اتنا بہترین نظم ونسق آپ کو کم ہی کہیں دکھائی دیتا ہے۔ مدرسے میں واقع قرآن ہال دیکھا۔ درختوں کے سایے میں خوبصورت تالاب اور تالاب کے کنارے قدیم طرز تعمیر کی عالیشان مسجد اور مسجد کے سامنے دارالحدیث واقع ہے۔ ہم نے مولانا خیر محمد جالندھری اور مولانا محمد شریف جالندھری کی مرقد پر فاتحہ خوانی کی۔